اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی علمی خدمات

08 August 2026

ہند بھر میں دعوتِ اسلامی (انڈیا) کے

اجتماعِ یومِ رضا (۲۵ صفر المظفر ۱۴۴۸) میں ہونے والا بیان

(For Islamic Brothers)

8 اگست 2026ء (متوقع اسلامی تاریخ: 25 صفر المظفر 1448ھ)

کو ہند بھر میں دعوتِ اسلامی انڈیا کے اجتماعِ یومِ رضا میں ہونے والا بیان

اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی علمی خدمات

﴿اعلیٰ حضرت کا پہلا فتویٰ، آپ کے دینی مشاغل و تصانیف

اور ترجمۂ قرآن کنز الایمان کے فیضان پر مشتمل بیان﴾

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...اعلیٰ حضرت کا تعارف صفحہ: 3

✿..."فتاویٰ رضویہ" کا تعارف صفحہ: 7

✿...اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی تصانیف کی تعداد صفحہ: 10

✿...ایک وقت میں کئی کام صفحہ: 19

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنْ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ پاک کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت:

حُضُورِ انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرْشادِ خُوشبودار ہے: بے شک تمہارے نام مَعْ شناخْت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں لہٰذا مجھ پر اَحْسَن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرُودِ پاک پڑھو۔

(مصنَّف عبدالرزاق، باب الصلوٰۃ علی النبی، ۲/۱۴۰، حدیث: ۳۱۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج صفر المظفر کی 25 ویں شب ہے، آج یوم رضا ہے یعنی آج اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عرس شریف ہے۔ اسی مُناسَبت سے آج ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ذِکرِ خیر سنتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اللہ پاک نے جن اَوصاف سے نوازا تھا، ان تمام کا اِحاطہ مختصر سے وقت میں بیان کرنا ممکن نہیں، لہٰذا آج ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صرف ایک بہت ہی پیارے وَصف یعنی آپ کی "**علمی خِدمات**" کے بارے میں سُنیں گے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کس طرح اپنی پُوری زندگی علمِ دِین کی خدمت کرتے ہوئے گُزاری۔ آیئے! سب سے پہلے حُصولِ برکت کے لئے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مختصر تعارف سُنتے ہیں، چُنانچہ

1…جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284

اعلیٰ حضرت کا تعارف

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسُنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ولادتِ باسعادت بریلی شریف میں دس (10) شوّالُ المُکرَّم ۱۲۷۲ھ بروز ہفتہ بوقتِ ظُہر بمطابق چودہ (14) جُون 1856ء کو ہوئی۔[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ خاندانی لحاظ سے پٹھان، مسلک کے لحاظ سے حنفی اور طریقت کے لحاظ سے قادِری تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے والد ماجد کا نام مولانا نقی علی خان (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) اور دادا کا نام مولانا رضا علی خان (رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ) ہے۔[2] آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا پیدائشی نام **"محمد"** ہے، والِدہ ماجِدہ **"اَمَّن میاں"** پکارتی تھیں، والدِماجد و دیگر رشتے داروں نے **"احمد میاں"** اور دادا نے **"احمد رضا"** نام رکھا۔ تاریخی نام **"اَلْمُخْتَار"** اور، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے نام سے پہلے **"عبدُ المصطفٰی"** لکھا کرتے تھے۔[3] جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے مشہورِ زمانہ نعتیہ دِیوان **"حدائقِ بخشش"** میں فرماتے ہیں:

خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا تُو تو ہے عَبدِ مُصطفٰے ۔۔۔ تیرے لئے اَمان ہے تیرے لئے اَمان ہے

(حدائقِ بخشش، ص۱۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دِین کی خِدمَت کا انوکھا جَذبہ

حضرت علامہ مولانا بدرُ الدِّین قادری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: صدرُ الشَّریعہ حضرت علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے قرآنِ مجید کے صحیح اور آسان ترجمے کی

1 . . . حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۵۸ ملخصاً
2 . . . فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں، ص۶۷ بتغیر قلیل
3 . . . تجلیات امام احمد رضا، ص۲۱ بتغیر قلیل

ضرورت پیش کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے ترجمہ کرنے کی گزارش کی اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وعدہ بھی فرمالیا، لیکن دِینی مَسائل میں بہت زیادہ مشغول ہونے کی وجہ سے ترجمہ کروانے میں تاخیر ہوتی رہی ،بالآخر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ترجمے کے لیے میرے پاس الگ سے کوئی وقت نہیں ہے، اس لئے آپ رات میں سوتے وقت یا دن میں قَیْلُوْلَہ (یعنی دوپہر کو تھوڑا آرام کرنے) کے وقت آجایا کریں۔ چُنانچہ صدرُ الشّریعہ مُفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوجاتے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زبانی آیاتِ کریمہ کا ترجمہ کرتے جاتے اور صدرُ الشّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس کو لکھتے رہتے۔ پھر جب حضرت صدرُ الشّریعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر عُلمائے حاضرین اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ترجمے کا تفسیر کی کتابوں سے موازنہ کرتے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اس طرح بر وقت ترجمہ کرنا تفسیر کی معتبر کتابوں کے بالکل مُطابق ہوتا تھا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۴۷۵)

احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی   خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی
کس طرح اتنے عِلْم کے دریا بہا دیئے   عُلَمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی
بھر دی دلوں میں اُلفت و عظمت رسول کی   جو مخزنِ حلاوتِ ایماں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص٦٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ذاتِ مُبارَکہ میں خدمتِ دِین کا جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہوا تھا کہ اتنی مَصروفیات کے باوُجُود بھی اُمَّت کی آسانی اور خیر خواہی کے جذبے کے تحت نیز عِلْم کی نَشْر و اِشاعت کے لئے نہایت

عُمدہ اور زبردست ترجمۂ قرآن **"کنزالایمان"** کا اِملا کروادیا، جس کو عُلمائے کرام رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْھِم اَجْمَعِیْن نے بالکل شریعت کے مُوافق پایا۔ آیئے! اب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کے اسی ترجمۂ قرآن **"کنزُالایمان"** کی چند خُصُوصِیات بھی سُنتے ہیں، چُنانچہ

ترجمۂ قرآن کنزُالایمان کی خُصُوصیات

❀ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ وہ عَظِیم تَرِین مُتَرْجِم (ترجمہ کرنے والے) ہیں جنہوں نے قرآنِ کریم کا ایسا ترجمہ پیش کیا ہے، جس میں رُوحِ قرآن کی حقیقی جھلک مَوجُود ہے، حیرت و تعجب کی بات یہ ہے کہ لفظی ترجمہ ہونے کے ساتھ ساتھ بامُحاوَرہ بھی ہے اور یہ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کے تَرْجَمے کی بہت بڑی خُوبی ہے۔ ❀ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نے تَرْجَمہ کرتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ ترجَمہ لُغَت کے مطابق ہو اور الفاظ کے مختلف مَعانی میں سے ایسے مَعانی کا انتخاب کیا جائے جو پہلے اور بعد والی آیت کے تعلُّق کو قائم رکھ سکے۔ ❀ اس ترجمے سے قرآنی حقائق، عِلْم و مَعارف کے وہ پوشیدہ راز ظاہر ہوتے ہیں جو عام طور پر دوسرے ترجموں سے واضح نہیں ہوتے۔ ❀ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کے ترجمے کی ایک نُمایاں ترین خصُوصیت یہ بھی ہے کہ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نے ہر مُبارک مَقام پر انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ادب و اِحترام اور عزّت وپاکدامنی کا بالخصوص لحاظ رکھا ہے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۷۴) ❀ تَرجَمۂ کنزُالایمان عِلْم و حکمت کا خزانہ اور ایمان کی حقیقی دولت ہے۔ ❀ تَرجَمۂ کنزُالایمان میں احادیثِ مُبارکہ، تابعین و تبع تابعین کے اقوال اور سلف صالحین رَحْمَۃُ اللہُ عَلَیْھِم اَجْمَعِیْن کی قابلِ اعتماد تفسیروں کا خُلاصہ بھی مَوجُود ہے ❀ تَرجَمۂ کنزُالایمان دُنیا کا بہترین ترجمۂ قرآن ہے، جو کسی لائبریری میں بیٹھ کر یا کسی دُوسرے ترجمے کو دیکھ کر یا تفاسیر و اَحادیث

یالُغات کی کتابوں کو پڑھ کر نہیں کیا گیا بلکہ زبانی لکھوایا گیا ہے۔

(ماہنامہ معارفِ رضا، ص87، ستمبر تا نومبر 2008عیسوی)

خدمت قرآنِ پاک کی وہ لاجواب کی — راضی رضا سے صاحبِ قرآں ہے آج بھی
احمد رضا کا تازہ گُلستاں ہے آج بھی — خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص٦٧)

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً قرآنِ کریم ایک مکمل ضابطۂ حیات اور سلامتی واَمن کے ساتھ زندگی بسر کرنے والے دُنیا کے تمام ہی مسلمانوں کے لئے راہِ ہدایت کا حقیقی چراغ ہے، جس کے مَفہوم و مَطلوب کو سمجھنے کے لئے اس کا آسان ترجمہ ہونا ضروری ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ قرآنِ کریم کے مُرَوَّجہ تمام اُردو تراجم میں سب سے بہترین اُردو ترجمہ **"ترجمۂ قرآن کنز الایمان"** ہے۔ لٰہذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی مصروف زِندگی سے کچھ وقت نکال کر قرآنِ پاک کی تِلاوت کرنے کا معمول بنائیں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسُنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد اِلیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ترجمہ و تفسیر کے ساتھ روزانہ تلاوتِ قرآن کرنے کیلئے، اسلامی بھائیوں کے نیک عمل نمبر6 میں فرماتے ہیں: **"کیا آج آپ نے کنزُالایمان مع خزائن العرفان یانورالعرفان سے کم اَزْکم تین آیات** ترجمہ و تفسیر **کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صراط الجنان سے کم وبیش دو صفحات پڑھ یا سن لیے؟"**

اگر ہم اس نیک عمل پر روزانہ عمل کریں تو قرآنِ کریم کی تلاوت کی برکت سے ہمارے گھروں میں خیر وبرکت کا نُزول ہوتا رہے گا، ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھنے کی برکت سے علمِ دین میں اِضافہ ہو گا، قرآنِ کریم کو سمجھنے میں آسانی ہو گی، معلومات کا خزانہ حاصل

ہو گا۔ مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والی عظیم الشّان تفسیر بنام "صراطُ الجنان" کا بھی مطالعہ کیجئے، اس تفسیر میں بھی بہت اچھے انداز سے معلومات کا خزانہ اُمّتِ مُسلِمہ تک پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فتویٰ نویسی کا آغاز مع "فتاویٰ رضویہ" کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی محنت و کوشش سے دِین کی ایسی بے مثال عِلْمی خدمات سر انْجام دِیں کہ آج تک آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نام کی دُھوم مچی ہوئی ہے۔ اِنہیں کارناموں میں سے ایک بہترین اور زبردست علمی کارنامہ فتویٰ نویسی بھی ہے۔ چُنانچہ

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے صرف تیرہ (13) سال دس (10) ماہ چار (4) دن کی عمر میں تمام مُروَّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رَئیسُ المُتَکَلِّمِین حضرت مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کرکے سَنَدِ فراغت حاصل کرلی۔ اُسی دن آپ نے ایک سُوال کے جواب میں پہلا فتویٰ تحریر فرمایا تھا۔ فتویٰ صحیح پاکر آپ کے والدِ ماجد نے مَسندِ اِفتا آپ کے سپرد کردی اور آخر وقت تک فتاویٰ تحریر فرماتے رہے۔ یوں تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ۱۲۸۶ھ سے ۱۳۴۰ھ تک لاکھوں فتوے لکھے، لیکن افسوس! سب کو نَقْل نہ کیا جاسکا، جو نَقْل کرلیے گئے تھے وہ "فتاوی رضویہ" میں موجود ہیں۔ ہر فتوے میں دلائل کا سمندر ٹھاٹھے ماررہا ہے۔ فتاویٰ رضویہ کی 30 جِلدیں ہیں۔ یہ غالباً اُردو زبان میں دنیا کا ضَخیم ترین مجموعۂ فتاویٰ ہے جو کہ تقریباً بائیس ہزار (22000) صَفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل پر مُشْتَمِل ہے۔ جبکہ ہزارہا مسائل ضِمناً زیرِ

بَحث آئے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ 55 سے زائد عُلُوم پر عُبُور رکھنے والے ایسے ماہر عالم تھے کہ درجنوں عُلُومِ عقلیہ ونقلیہ پر آپ کی سینکڑوں تصانیف موجود ہیں، ہر تصنیف میں آپ کی علمی شان وشوکت، فقہی مہارت اور تحقیقی بصیرت کے جلوے دکھائی دیتے ہیں، بالخصوص فتاویٰ رضویہ توفقِہ کے سمندر میں غوطہ لگانے والے کے لئے آکسیجن کا کام دیتا ہے۔

(اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوشش، ص۳۔۲ بتغیر قلیل)

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کے فتاویٰ جات کی تعداد سے آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کی فنِ اِفتا (فتوی دینے کی صلاحیت) میں کامل مہارت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ عوام تو عوام بڑے بڑے عُلمائے کرام اور مُفتیانِ عِظام بھی تحقیقی جوابات اور پیچیدہ مَسائِل کے حَل کیلئے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کے تحریر کردہ فتاویٰ سے رُجُوع کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ فتاویٰ رضویہ قرآن، حدیث، اِجماع اور فقہائے کرام کے جُزئیات (جُزْ۔ئِی۔یات) سے آراستہ ہر قسم کے مسائل کا ایسا حَسِین گُلدستہ ہے، جو رہتی دنیا تک لوگوں کے قلب وفکر کو اپنی مہکی مہکی خوشبو سے مہکاتا رہے گا نیز اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کے مزارِ پُرانوار میں آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کے بلند درجوں میں مزید اضافے کا سبب بنتا رہے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

مسلکِ حق کی ضمانت ہے ترا نام رضا — شانِ تحقیق ادا کر گیا خامہ تیرا
فاضل ایسا کہ دیا ربّ نے تجھے فضلِ کبیر — عالِم ایسا کہ ہر عالَم ہوا شیدا تیرا
ہر ورق تیرا شریعت کی دلیلِ روشن — ایک قانونِ مکمل ہے فتاویٰ تیرا
تری تحریر پہ اَنگُشت بدَنداں تھا عرب — تیری تقریر تھی کہ قادری تیغا تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فتاویٰ رَضَوِیہ کی خصُوصِیات

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اب ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کے فِقْہی مقام کو سمجھنے کے لئے مسائلِ فِقْہ سے سجے ہوئے بے مثال فتاویٰ جات پر مُشْتَمل مجموعہ بنام **"فتاویٰ رضویہ"** کی خصُوصیات میں سے چند خصُوصِیات کے بارے میں سنتے ہیں چُنانچہ

❀ **فتاویٰ رضویہ** میں عِلمِ حدیث و عِلمِ فقہ کی کُتُب کا بَھرپُور عِلم موجود ہے ❀ **فتاویٰ رضویہ** میں نادرونایاب حوالوں کا بھی جگہ بہ جگہ ذِکر کیا گیا ہے ❀ **فتاویٰ رضویہ میں** قرآن وحدیث کی روشنی میں نِت نئے مسائل حل کیے گئے ہیں ❀ فنِّ رِیاضی اور عِلمِ تَوقِیْت کے ساتھ ساتھ عِلمِ میراث کے متعلق بھی نادرونایاب تحقیق موجود ہے ❀ دِیگر مذاہبِ (فقہیہ) (فِقْ ہِیْ یَہ) کے قوانین اور جُزئیات (جُزْ۔ئِی۔یات) کا علم بھی شامل ہے ❀ ہر مسئلے میں قرآن وسُنَّت کی پیروی کا اِہتمام کیا گیا ہے ❀ بِدْعات ومُنکَرات کا ایمان افروز رَدّ کیا گیا ہے ❀ اس کے علاوہ سب سے بڑی خُصُوصیت یہ ہے کہ بڑے بڑے مُفتیانِ کرام کو فقہی مسائل کے مُعاملے میں وقتاً فوقتاً فتاویٰ رضویہ کی ضرورت پڑتی ہے،بہت سے مفتیانِ کرام فتویٰ دینے کے معاملے میں خاص طور پر فتاویٰ رَضویہ سے مدد لیتے ہیں اور اِنْ شَآءَاللہ آئندہ بھی لیتے رہیں گے۔(آئینۂ رضویات، حصہ ۲، ص۲۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ ان عُلمائے کرام میں سے ہیں جنہوں نے دینِ حَق کو پھیلانے کے لئے انتہائی ذوق وشوق کیساتھ عُلُوم وفُنون حاصل کئے اور اس کے بعد ان عُلوم وفُنون کے فیضان کو پوری دیانتداری کے ساتھ بے شُمار طلبائے عِلمِ دین کے

سینوں میں منتقل فرمایا۔یقیناً یہ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کی کھُلی کرامت تھی،اس لئے کہ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کے شب و روز کے معمولات پر نظر ڈالی جائے تو ہمیں معلوم ہو گا کہ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کا اکثر وقت تصنیف و تالیف میں ہی گُزر جایا کرتا تھا جیسا کہ مَلِکُ العُلَما حضرتِ علّامہ مفتی محمد ظفرُ الدّین بہاری رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اَکْثر اَوقات آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ تصنیف و تالیف میں مَشْغول رہتے۔(حیاتِ اعلیٰ حضرت،۱/۹۸) عُموماً علمائے کرام فارغُ التحصیل ہونے کے بعد تصنیف و تالیف کے میدان میں قدم رکھتے ہیں اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نے زمانۂ طالب علمی سے ہی کتابیں تصنیف کرنے کا سلسلہ شروع فرمادیا تھا۔(حیات اعلیٰ حضرت،۳/۱۴۳۔۱۴۴ملتقطاً) جس کی ایک روشن مثال یہ ہے کہ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نے محض 8 برس کی عمر میں درسِ نظامی یعنی عالم کورس کے نصاب میں شامل علمِ نحو کی مشہور و معروف کتاب بنام ''ھَدایۃُ النَّحْو'' نہ صرف پڑھ لی بلکہ اسی ننھی سی عُمر میں ہی اس کتاب کی عربی زبان میں شرح بھی لکھ ڈالی۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت،ص۸۶بتغیر قلیل)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی　　　خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا،ص۹۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کی تصانیف کی تعداد

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ تصنیف و تالیف کے میدان میں اپنی مثال آپ تھے، آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ ایک بہترین مُحَقِّق و مُصَنِّف بھی تھے، آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کا تحقیقی انداز آج کے دور کے تحقیقی انداز سے بھی بہتر تھا۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ اپنے

عِلمی مقالات ورَسائل اورکتب کو عقلی اور منقول دلائل سے ایسامُزَیَّن کرتے تھے کہ اِن کو پڑھنے والا تنگی محسوس نہیں کرتا تھا بلکہ مطمئن ہو جاتا تھا۔اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کی تصانیف، شُروحات وحواشی کی تعداد تقریباً ایک ہزار ہے۔تصانیف و شُروحات کے علاوہ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کے بہت سے مَقالات،مکتوبات،ملفوظات وغیرہ بھی ہیں،جن کی تعداد کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکا۔(فیضانِ اعلیٰ حضرت،مُلتقطاً،ص۵۶۵-۵۶۶)

عِلْم کا چشمہ ہوا ہے مَوجزَن تحریر میں | جب قَلَم تُو نے اُٹھایا اے اِمام احمد رضا
تُو نے باطل کو مٹا کر دِین کو بخشی جِلا | سُنّتوں کو پھر جِلایا اے اِمام احمد رضا
اے اِمامِ اہلسنّت نائبِ شاہِ اُمَم | کیجئے ہم پر بھی سایہ اے اِمام احمد رضا

(وسائل بخشش مرمم،ص۵۲۵)

سُبْحٰنَ اللہ !سُنا آپ نے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نے کس قدر محنت کے ساتھ مختلف عُلوم وفُنون میں مہارت حاصل کی اور پھر اَسلافِ کرام رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِم اجمعین کے طریقے پر چلتے ہوئے ان کے فیضان سے لوگوں کو فیضیاب فرمایااوردِینِ متین کی وہ عظیمُ الشّان خدمت کی کہ عرب وعجم میں آج بھی آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کی علمی شان وشوکت اوردِینی خدمات کے ڈنکے بج رہے ہیں،یقیناًیہ سب اللہ پاک کے خاص فضل واحسان،اس کے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور اولیائے کرام رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے خصوصی فیضان کی برکت اور اشاعتِ عِلْم کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کردینے کی بدولت ہی ممکن ہو سکا،کیونکہ جب ہم آپ کی مصروفیات کی جانب دیکھتے ہیں تو عقلیں حیران رہ جاتی ہیں کہ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ اتنے کم وقت میں اتنے سارے معمولات وہ بھی اَحسن انداز میں کس طرح نبھالیا کرتے تھے۔آیئے!اب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کے روز مَرّہ معمولات کی ایک جھلک مُلاحظہ کرتے ہیں،چُنانچہ

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ہمیشہ معمول تھا کہ تصانیف و تالیف، مُطالعہ اور اَوْراد و وظائف کے خیال سے گھر میں ہی تشریف فرما رہتے، صرف پانچوں نمازوں کے وقت مسجد میں تشریف لاتے، سردیوں میں عصر تا مغرب مسجد ہی میں قیام فرماتے، تمام حاضرین بھی اعتکاف کی نِیَّت کے ساتھ مسجد شریف ہی میں حاضر رہتے اور وہیں تعلیم و تلقین کا سلسلہ جاری رہتا، مغرب کی نماز پڑھ کر اپنے مکان میں تشریف لے جاتے، یہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا روزانہ کا معمول تھا۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۷۰ ملتقطاً بتغیر قلیل)

جو علم کا خزینہ کتابوں میں ہے تیری ناموسِ مصطفےٰ کا وہ نگراں ہے آج بھی
احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

(مناقبِ رضا، ص۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت اور مَنْصَبِ تَدْرِیس

پیارے اسلامی بھائیو! تصنیف کے علاوہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے درسی کتب سے فارغ ہونے کے بعد تدریس کے شُعبے سے وابستہ ہو کر بھی عِلمی خدمات سَر اَنجام دی ہیں۔ دوسرے شہروں میں موجود مَراکِز کے طلبہ بھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعریف اور عُلوم و فُنون میں مہارت کے چرچے اور خوبیوں کو سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں علم حاصل کرنے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے فیض سے برکتیں لُوٹنے کے لئے حاضر ہوتے رہے، اس طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ذات آہستہ آہستہ تدریسی میدان میں مشہور ہوتی چلی گئی۔

پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ جو خوش نصیب مسلمان دینِ متین کی سربُلندی

کے لئے خُلُوصِ نِیَّت کے ساتھ خدمتِ علمِ دین کا جذبہ لئے، اسے پھیلا کر علم کی شمعیں روشن کرتا، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے مقدس جذبے کے تحت، نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے کی کوشش کرتا ہے، تو اللہ پاک اُسے وہ مرتبہ و مقام عطا فرماتا ہے کہ لوگ اس کی علمی خدمات کا اِعْتِراف کرتے اور اس کی عظمتوں کے گُن گاتے نظر آتے ہیں۔ بہر حال وقت کے گُزرنے کے ساتھ ساتھ آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی علمی خدمات اور اندازِ تدریس کا فیضان مزید شہروں تک عام ہوتا چلا گیا۔

ملکُ العُلَما حضرتِ علّامہ مفتی محمد ظفرُ الدّین بہاری رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ۱۲۸٦ھ سے ۱۳۴۰ھ تک 54 سال کے عرصے میں کتنے سو(100) نہیں کتنے ہزار(1000) طلبہ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علوم کی روشنی سے فیضیاب ہوئے، ان کا کوئی رجسٹر تو تھا نہیں، جس میں سب کا نام داخلہ کے وقت لکھ لیا جاتا اور اگر تصنیفات کے ذریعے آپ رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے عُلُوم و فُیُوض سے مستفیض ہونے والوں کی تعداد معلوم کرنے کی کوشش کی جائے تو شاید ان کا شُمار ہزاروں بلکہ لاکھوں تک پہنچ جائے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۳/۱۴٦-۱۴۵ ملخصًا) شاید اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے انتہائی کم عُمری سے ہی پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ باقاعدہ شُروع کر دیا تھا، چُنانچہ اعلیٰ حضرت رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: فقیر کا درس (یعنی عالم کورس) بِحَمْدِہٖ تعالیٰ تیرہ(13) برس دس(10) مہینے چار(4) دن کی عُمر میں ختم ہوا، اس کے بعد چند سال تک طلبہ کو پڑھایا۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۹۲)

عالِم ہی صرف کہنا کب شان ہے تیری جبکہ ہزاروں تُو نے عالِم بنا دیئے ہیں

(مناقبِ رضا، ص ۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مُطالعہ کرنے کے مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سینۂ بے کینہ میں علمِ دین سیکھنے، علمِ دین کی خدمت کرنے اور مُطالعہ کرنے کا شوق و جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا، اس کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ ایک بار آپ سے سوال ہوا: آپ نے حدیث شریف کی کون کون سی کتابیں پڑھی ہیں؟ تو امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حدیث شریف کی تقریباً تیس (30) کتابوں کے نام لینے کے بعد فرمایا کہ پچاس سے زائد کُتُبِ حدیث میرے درس و تدریس اور مُطالَعہ میں رہی ہیں۔ (اظهار الحق الجلی: ۴۰، بتغير)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم بھی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مَحَبَّت کرتے ہیں اور یہ مَحَبَّت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جس طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے دِین کی خدمت کی ذِمہ داری سنبھالی، عِلْم کے پیاسوں کو سیراب فرمایا اور اپنی قابلیت کی بنا پر عِلْمی میدان میں اپنا لوہا مَنوایا، اِسی طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہمیں بھی اپنے اندر عِلْمِ دِیْن سیکھنے، اس پر عمل کرنے، دوسروں تک پہنچانے اور دِینی کتابوں کا مُطالَعہ کرنے کا ذوق و شوق بڑھانا چاہیے، کیونکہ عِلْم ایک ایسی خُوبی ہے جو انسان کو دیگر مخلوقات سے مُمتاز اور اس کے ظاہر و باطن کو زِندگی بخشتی ہے، عِلْم انسان کی بُنیادی ضروریات میں شامل ہے، رِضائے اِلٰہی کے لیے **عِلْم** حاصل کرنے کی برکت سے خوف و خشیّت نصیب ہو گا، **عِلْم** کی تلاش کرنا عبادت ہے، **عِلْم** کی تکرار کرنا تسبیح ہے، **عِلْم** سکھانا صدقہ ہے، **عِلْم** کے لیے خرچ کرنا نیکی ہے، **عِلْم** حلال اور حرام کی پہچان کا سبب بنتا ہے، **عِلْم** اہلِ جنّت کے راستے کا نشان ہے، **عِلْم** گھبراہٹ و خوف کے وقت سکون کا باعث ہے، **عِلْم** سفر میں بہترین ہمنشین ہے، **عِلْم** تنگدستی و خوشحالی میں رہنما ہے، **عِلْم** کے ذریعے بندہ اولیاء کی منزل کو پالیتا ہے اور دُنیا و آخرت میں بلند مرتبہ پر پہنچ جاتا

ہے۔ عِلْم کے حُصُول کا ایک مَضبُوط تَرِین ذریعہ دِینی کتب کا مُطالعہ کرنا بھی ہے۔ مطالعہ انسان کی نہ صرف ذاتی ترقی کا باعث ہے بلکہ مذہب و ملَّت اور مُعاشرے کی تعمیر و ترقّی کا اَہَم حِصہ بھی ہے۔ مُطالعہ کرنا قابلیت کی کُنجی اور صلاحیتوں کو بیدار کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔(مُطالعہ کیا، کیوں اور کیسے، ص ۱۳ بتغیر قلیل)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس کے علاوہ بھی مُطالعہ کرنے کے بے شمار فوائد و ثمرات ہیں، جو دنیا و آخرت میں انسان کو کام آتے ہیں۔ آیئے! بطورِ ترغیب، مُطالعے سے مُتَعَلِّق چند مدنی پُھول سُنتے ہیں۔ چُنانچہ

❀ جب کسی دِینی کتاب کو پڑھیں گے تو ایمان کو تازگی ملے گی اور انسان کے دل میں توحید و رسالت کی شمع مزید روشن ہوتی چلی جائے گی اور اِس طرح مُطالعہ کرنے سے ایمان کی مضبوطی اور پختگی حاصل ہوتی رہے گی۔ ❀ مُطالعہ کرنے کا سب سے پہلا اور اصل مقصد عِلْم حاصل کرنا ہی ہونا چاہیے کیونکہ جہاں مُطالعہ انسان کی شخصیت کو ترقی کی بُلند منزلوں تک پہنچانے کا ذریعہ ہے، وہیں یہ علم کے حُصُول کا وسیلہ بھی بنتا ہے۔ ❀ مُطالعہ کرنے سے کائنات کے اندر غور و فکر کرنے کا ذِہن بنتا ہے جو کبھی ایک عام انسان کو فرش کی پستی سے اُٹھا کر عرش کی بُلندی تک پہنچا دیتا ہے، کیونکہ قرآنِ کریم میں بھی کائنات کے اندر غور و فکر کرنے کی بہت زیادہ ترغیب دلائی گئی ہے۔ ❀ مُطالعہ کرنے سے عقْل و شُعور میں اِضافہ ہوتا ہے اور باشُعور انسان یہ جانتا ہے کہ کب اور کہاں کیا بولنا ہے؟ اس وجہ سے وہ ہمیشہ کامیابیاں اور عِزّتیں سمیٹتا چلا جاتا ہے، جبکہ بے شُعور انسان ان باتوں سے محروم رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کے حِصّے میں اکثر ناکامی و ذِلّت ہی آتی ہے۔ ❀ مطالعہ انسان کی دِینی اور دُنیاوی دونوں ترقّیوں کا سبب بنتا ہے اور یہ مُطالَعہ کرنے کا سب سے اَہَم فائدہ ہے ۔ ❀ مُطالعہ

کرناطبیعت میں خوشی، نگاہوں میں تیزی اور ذِہن ودِماغ کو تازگی عطا کرتا ہے۔ جس طرح ایک اچھا دوست ہمیں دِلچسپ باتیں اور حیرت انگیز معلومات دیتا ہے، اسی طرح کتاب بھی ایک اچھے رفیق اور ساتھی جیسا کردار ادا کرتی ہے۔❀ مُطالعہ انسان کو مختلف قوموں کے حالات اوران کی تہذیب وثقافت وغیرہ کی خبریں دیتا ہے اوراِن خبروں میں انسان اپنی اوردِیگر تہذیبوں کاتَقابل کرتاہے اور پھر وجہِ ترجیح تلاش کرتاہے۔(مطالعہ کیا، کیوں اور کیسے، مُلتقطاً، ص۱۶تا۲۰)

پیارے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے، مُطالَعہ کرنے کے کتنے فوائد ہیں، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اپنا وقت فُضُول کاموں میں برباد کرنے کے بجائے روزانہ مُطالعہ کرنا اپنی عادت بنائیں بلکہ کوشش یہ ہونی چاہیے کہ مکتبۃ المدینہ کی کوئی بھی کتاب یا رسالہ ہر وقت ہمارے ساتھ ہو تاکہ جہاں موقع ملے کچھ نہ کچھ مُطالعہ کرکے عِلْمِ دِیْن کے موتی سمیٹے جاسکیں۔ دِین کی خدمت اور حُصُولِ عِلْمِ دِیْن کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں سفر کرنا بھی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ قافلوں کی برکت سے جہاں فرائض و واجبات، سُنَن و مُستحبات پر عمل کی سعادت نصیب ہوتی ہے، وہیں وُضُو و غسل، نماز روزے اور مختلف اَوقات میں پڑھی جانے والی دُعاؤں کی صورت میں علم کا ڈھیروں خزانہ بھی ہاتھ آتا ہے۔ ہر ماہ قافلے میں سفر کرنے سے ایک فائدہ یہ بھی حاصل ہوگا کہ ہمیں ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام پر عمل اور راہِ خدا میں سفر کی سعادت نصیب ہوگیا ور جو قدم راہِ خدا میں خاک آلُود ہوتے ہیں، ان کو جہنّم کی آگ نہیں چُھوئے گی۔(مسند احمد، حدیث:۱۵۹۳۵، ۵/۳۹۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عصری عُلوم کے ذریعے خدمتِ دین

پیارے اسلامی بھائیو! دُنیاوی عُلوم وفنون میں **"سائنس"** اور **"ریاضی"** کو بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ فی زمانہ ان عُلوم کے ماہرین خُود کو مُعاشرے کا قابل اور اَہَم ترین فرد سمجھتے ہیں۔ جبکہ ہمارے اَسلافِ کرام، رِضائے الٰہی کی خاطر دِین کو پھیلانے کے لئے یہ عُلوم سیکھتے سِکھاتے آئے ہیں، حالانکہ اُس دور میں یہ جدید سہولیات بھی موجود نہ تھیں، جو ہمارے زمانے میں پائی جاتی ہیں، مگر تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے سائنس و ریاضی کے میدانوں میں لائقِ تحسین کارنامے سر انجام دیئے، اِنہی میں سے ایک عَظِیم ہستی سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں جنہوں نے ایک صَدِی پہلے سائنس و ریاضی میں بہترین دِینی خدمات پیش کیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی علمِ سائنس پر بڑی گہری نظر تھی، آپ علمِ سائنس کو اسلام کی روشنی میں دیکھتے اور پَرکھتے تھے، اگر اِس کے نظریات اسلام کے مُطابق ہوتے تو اُن کو قبول فرمالیتے اور اگر اسلامی نظریات کے خلاف ہوتے تو ان کو ٹُھکرا دیا کرتے تھے اور ان کا رَدّ کرتے ہوئے اس موضوع پر اسلامی مؤقف اور نظریہ کو واضح فرمادیتے۔ آیئے! علمِ سائنس و رِیاضی کے بارے میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زِندگی کے کچھ روشن پہلوؤں کے بارے میں سُنتے ہیں، چُنانچہ

سائنس کی اصلیت بتادی

ایک مَرتبہ مشہور سائنس دان پروفیسر حاکم علی پرنسپل اسلامیہ کالج نے اپنے ایک مکتوب کے ذریعے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو جدید سائنسی نظریات کو قَبول کرلینے کی دعوت دی اور اس کے فائدوں کو بھی سمجھایا مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کے جواب میں لکھا: سائنس اس

طرح مسلمان نہ ہوگی کہ اسلامی مسائل کو سائنس کے مطابق کر لیا جائے، کیونکہ اس طرح کرنے سے تو مَعَاذَ اللہ اِسلام کو سائنس کے موافق کرنا لازم ہوگا۔ لہٰذا جتنے بھی اسلامی مسائل سائنس کے خلاف ہیں، سب میں اسلامی مسئلے کو روشن کیا جائے، سائنس کے دلائل کو رَدّ کر دیا جائے، جگہ بہ جگہ سائنس ہی کے اقوال سے اسلامی مسئلے کا ثُبوت ہو اور یہ آپ جیسے عقل مند سائِنسدان کو اللہ پاک کی عطا سے دُشوار نہیں ہو سکتا۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ملتقطاً، ص ۵۶۲-۵۶۳)

استاذُ العلما، حضرت مولانا مُفتی تقدس علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اعلیٰحضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی علمِ سائنس میں مَہارت و قابلیت کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں نے اپنے زمانۂ طالبِ علمی میں دیکھا ہے کہ جب کبھی مولوی حاکم علی صاحب، بریلی شریف تشریف لاتے تو مولوی صاحب اور اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مختلف سائنسی آلات کو کُنویں میں لٹکا کر حرکتِ زمین یا ردِّ حرکتِ زمین (یعنی زمین گُھومتی ہے یا نہیں اس) کے مُتَعَلِّق تجربات کیا کرتے تھے اور اس مسئلہ پر تفصیلی دلائل کے ساتھ بحث ہوا کرتی تھی۔ اگرچہ اُس وقت مجھے یہ بحث و دلائل سمجھ نہیں آتے تھے، مگر پھر بھی بغور اس دلچسپ کھیل کو دیکھا کرتا تھا۔" (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۵۶۳)

اسی طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے علمِ ریاضی کے ذریعے علمِ فقہ میں جو خدمات سرانجام دِیں وہ بھی تاریخِ اسلام میں اپنی مِثال آپ ہیں، مثلاً قبلے کی سَمت نکالنے کی مہارت، سورج کے طلوع و غروب کا وقت جاننا، نمازوں کے اوقات، زکوٰۃ و فطرہ کے لئے اَوزان و پیمانوں کا شرعی تَعَیُّن، مُسافر کے لئے جدید مِیلوں کے اعتبار سے سفر کی مِقدار نکالنا وغیرہ جیسے بے شُمار مسائل پر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نایاب تحقیقات نے فقہِ اسلامی

میں عِلْم کے ایک باب کا (مزید) اضافہ کیا ہے۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص۵۴۷بتغیر قلیل)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایک وقت میں کئی کام

پیارے اسلامی بھائیو! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی علمی خدمات روزِ روشن کی طرح ظاہر ہیں، جن کے مُتَعَلِّق سُن کر یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ گویا کام کرنے کی مشین تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی یہ عادتِ مُبارَکہ تھی کہ وقت بالکل ضائع نہیں فرماتے تھے، بلکہ اکثر علمی کاموں میں ہی مصروف رہتے۔ جیسا کہ صاحبِ عُلُوم و فُنُون حضرت علامہ عبدُ الحق خیر آبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے سوال کیا کہ بریلی شریف میں آپ کی کیا مصروفیات ہیں؟ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جواب دیا: تدریس (پڑھانا)، اِفتا (فتوی دینا)، تصنیف (کتابیں وغیرہ تحریر کرنا)۔ (حیات اعلیٰ حضرت، ۱/۲۰۶بتغیر قلیل) نیز بسا اوقات تو ایسا بھی ہوتا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک ہی وقت میں کئی کئی کام سَر اَنْجام دیتے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ فیضانِ علمِ دِین سے فیضیاب ہو سکیں اور یوں علمِ دِین کی خدمت بھی ہوتی رہے، چنانچہ

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، محدّثِ اعظم ہند حضرت علامہ سیّد محمد کچھوچھوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عادتِ کریمہ تھی کہ سُوالات ایک ایک مفتی کو تقسیم فرمادیتے اور پھر ہم لوگ دن بھر محنت کرکے جوابات مرتّب کرتے، پھر عصر و مغرب کے درمیانی مختصر وقت میں ہر ایک سے پہلے سوال پھر جوابی فتوے سماعت فرماتے اور بیک وقت سب کی سُنتے، اسی مختصر وقت میں مصنفین اپنی تصنیف دکھاتے، زبانی سوال کرنے والوں کو بھی اجازت تھی کہ جو کہنا ہو کہیں اور جو سنانا ہو سنائیں۔

اتنی آوازیں، اس قدر جُدا گانہ باتیں اور صرف ایک ذات کو سب کی طرف توجہ فرمانا، جوابات کی تصدیق اور اصلاح، مصنّفین کی تائید اور غلطیوں کی درستی، زبانی سُوالات کا اطمینان بخش جواب وغیرہ، ایسے موقع پر علم و فن کے بڑے بڑے عُلما جہاں سر تھام کر چُپ ہو جاتے ہیں کہ کس کی سُنیں اور کس کی نہ سُنیں، لیکن بارگاہِ اعلیٰ حضرت میں سب کی سُنی جاتی اور سب کی اصلاح بھی فرمادی جاتی تھی، یہاں تک کہ اَدبی خطا پر بھی نظر پڑ جاتی تو اس کو بھی درست فرمادیا کرتے تھے۔(فیضان اعلیٰ حضرت، ص۲۲۳)

حشر تک جاری رہے گا فیض مُرشِد آپ کا فیض کا دریا بہایا اے امام احمد رضا

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۵۲۵)

پیارے اسلامی بھائیو! واقعی جن مبارک ہستیوں کے سینے خوفِ خدا اور عشقِ مُصطفٰے سے مُنَوَّر ہوتے ہیں، اُن کی بارگاہ میں آنے والا کبھی خالی نہیں جاتا، گمراہوں کو سیدھے راستے کی دولت نصیب ہوتی ہے، علم کے پیاسے سیراب ہوتے ہیں، عاشقانِ رسول کا عشق مزید بڑھتا ہے، بے عملوں کو نیک اعمال کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مَحَبَّت پانے، آپ کی تعلیمات سے فائدہ اُٹھانے اور خدمتِ دین کا جذبہ بڑھانے کیلئے دعوتِ اسلامی اور بالخصوص شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامن سے وابستہ ہو جائیں، کیونکہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شمار، امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سچے مُحِبِّین میں ہوتا ہے کہ جنہیں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے کارناموں نے اپنا گرویدہ بنالیا، یہی وجہ ہے کہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تعلیمات کے مُطابق دِینِ مَتِین کی اِنتہائی شاندار انداز میں خدمات سَر انجام دے رہے ہیں۔ جس کا واضح ثُبوت آپ کی پُر تاثیر تحریریں، سُنَّتوں

بھرے بیانات اور علم وحکمت سے بھرپور مدنی مُذاکرے ہیں کہ جو ترجمۂ قرآن کنزالایمان، فتاویٰ رضویہ کے جُزئیات اور حدائقِ بخشش کے رِقّت و سوز سے بھرپُور اَشعار سے مُزیَّن ہوتے ہیں۔ آیئے! اب امیرِ اہلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زبانی سُنتے ہیں کہ آپ کو اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کس قدر مَحبَّت وعقیدت ہے، چُنانچہ

امیرِ اہلسنت کی اعلیٰ حضرت سے مَحبَّت

امیرِ اَہلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"سَیِّدی قُطبِ مدینہ"** میں تحریر فرماتے ہیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں بچپن ہی سے امامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شخصیت سے مُتَعارَف ہوچکا تھا، پھر جُوں جُوں شُعور آتا گیا، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مَحبَّت دل میں گھر کرتی چلی گئی۔ پھر مجھے آپ کے سلسلے میں داخل ہونے کا شوق پیدا ہوا تو ایک ہی واسطے سے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دامن کو تھام لیا(یعنی سَیِّدی قُطبِ مدینہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ذریعے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا دامن ملا)(سَیِّدی قُطبِ مدینہ، ص۲)

اِسی عقیدت ومحبت کا صدقہ ہے کہ امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی زندگی کا پہلا رِسالہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرت کے مُتَعَلِّق لکھا، جس کا نام **"تذکرۂ امام احمد رضا"** رکھا اور یہ 25 صَفَرُ الْمُظَفَّر ۱۳۹۳ھ کو **"یومِ رضا"** کے موقع پر جاری کیا۔

آیئے! اب اَمیرِ اہلِسُنَّت کی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مَحبَّت کا ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں، چُنانچہ

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پہلی بار پیر و مُرشد کے شہر بریلی شریف پہنچے تو جب تک قیام رہا، آپ اَدَباً ننگے پاؤں رہے اور جب اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزارِ

مبارک پر حاضری کا وقت آیا تو نہایت ادب سے مزارِ مُبارک پر حاضر ہوئے، دورانِ حاضری ایک بُزرگ رَحْمَۃُ الله تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُتَعَلِّق کسی نے بتایا کہ انہوں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کو دیکھا ہے تو آپ اور آپ کے دونوں شہزادوں نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کی زیارت کرنے والے کی آنکھوں کو بوسہ دیا

اعلیٰ حضرت سے ہمیں تو پیار ہے اِنْ شَآءَاللہ اپنا بیڑا پار ہے

(تعارُفِ امیرِ اہلسنت، ص ۶۲-۶۳ بتقدم وتاخر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج کے بیان میں ہم نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ الله تَعَالٰی عَلَیْہ کی علمی خدمات کے بارے میں سُنا کہ آپ رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ نے مختلف عِلمی خدمات کے ذریعے اُمّتِ مُسلمہ کو سیر اب فرمایا، مثلاً

- اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے "کنز الایمان" قرآنِ کریم کا شاندار ترجمہ کرکے لوگوں کی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔
- اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے علمِ دِین کے بے شُمار وہ قیمتی موتی عطا فرمائے کہ جن سے آج بھی اُمّتِ مُسلمہ ہدایت ورہنمائی حاصل کر رہی ہے اور رہتی دُنیا تک کنز الایمان کا فیضان جاری رہے گا۔اِنْ شَآءَاللہ
- اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے درس وتدریس کے ذریعے علم کے پیاسوں کو سیر اب کیا۔
- اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کے فیضان سے مالا مال کئی علماء تیار ہوئے۔
- اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُاللہِ عَلَیْہ کے فیضان سے کئی خطباء نے منصبِ خطابت کو سنبھالا۔

- اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے فیضان سے کئی اساتذۂ کرام نے منصبِ تدریس کے فرائض سر انجام دے کر علمِ دِین کے چراغ سے جہالت کے اندھیروں کو دُور فرمایا اور آج بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰه یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔
- اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے کثیر تعداد میں فتاویٰ لکھ کر لوگوں کی دِینی اور علمی اُلجھنیں دُور کیں۔ بالخصوص اُردو زبان میں دنیا کا وہ ضَخیم ترین مجموعۂ فتاویٰ بنام "فتاویٰ رضویہ" اُمّتِ مُسلمہ کو عطا فرمایا جو کہ 30 جلدوں، تقریباً بائیس ہزار (22000) صَفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتا لیس (6847) سُوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) رسائل پر مُشْتَمِل ہے۔
- اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے مختلف موضوعات پر کتابیں لکھ کر ہماری رہنمائی کا سامان کیا۔
- اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی دِینی خدمات ایسی تھیں کہ آپ نے علمی موضُوعات پر اِملا کروا کر بھی علم کی بے مثال خدمت فرمائی۔
- اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فنِّ شاعری میں بھی اپنی خدمات سر انجام دیں، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اُردُو، عَرَبی اور فارسی وغیرہ زبانوں میں نعتیں تحریر فرمائی ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے مجموعہ کلام کا نام "حدائقِ بخشش" ہے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اِس نعتیہ دِیوان میں فَصاحت وبلاغَت کے وہ دَریا بَہائے ہیں کہ زمانے کے کئی نامی گرامی شاعر واَدیب جب **"حدائقِ بخشش"** کا مُطالَعہ کرتے ہیں، تو اُن کی عقلیں دَنگ رہ جاتی ہیں اور وہ داد و تحسین دیئے بغیر نہیں رہ پاتے۔

اللہ پاک اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے صدقے ہمیں بھی علمِ دِین حاصل کرنے، اس پر عمل کرنے اور علمِ دِین کے ذریعے اُمّتِ مُسلمہ کی خُوب خُوب خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ جس نے میری سُنّت سے مُحبَّت کی اس نے مجھ سے مُحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مُحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

چھینکنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مدنی پھول**" سے چھینکنے کی چند سنتیں و آداب سنتے ہیں: پہلے دو فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ ہوں: ❀ اللہ پاک کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند۔ (بخاری، ۴/۱۶۳، حدیث: ۶۲۲۶) ❀ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: اللہ پاک تجھ پر رَحم فرمائے۔ (معجم کبیر، ۱۱/۳۵۸، حدیث: ۱۲۲۸۴) ❀ چھینک کے وَقت سر جھکایئے، منہ چُھپایئے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت

1…تاریخ دمشق، جلد: 9، صفحہ: 343

ہے۔(رَدُّالمُحتار، ۹/۶۸۴)❀چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے(خزائنُ العرفان صَفْحَہ 3 پر طَحْطَاوِی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سُنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے)بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے❀سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ اللّٰہ(یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے)کہے۔اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔(بہارِ شریعت، حصّہ ۱۶، ۱۱۹/)❀جواب سن کر چھینکنے والا کہے:یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَاوَلَکُمْ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے)یا یہ کہے:یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ(یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے۔)(فتاویٰ ھندیۃ، ۵/ ۳۲۶)❀جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔(مرآۃ المناجیح، ۶/۳۹۶) ❀حضرتِ علیُّ المُرتَضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں:جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مبتلا نہیں ہو گا۔

(مرقاۃالمفاتیح، ۸/۴۹۹، تحت الحدیث: ۴۷۳۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد